وقت کی پابندی — کامیابی کی ضامن

ریاض اتکلی
دھورنپور، برنپور۔713325،ضلع پچھّم بردوان (ویسٹ بنگال)

وقت کی پابندی — کامیابی کی ضامن ہے۔ وقت کی سوئی اپنے محیط پر گردش کرتے کرتے حال کو ماضی میں تبدیل کردیتی ہے۔ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا ہے جس نے وقت کا صحیح استعمال کیا گویا اس نے دین اور دنیا دونوں جہانوں میں کامیابی کا سہرا اپنے سر باندھ لیا۔ جو فرد وقت کی پابندی کے ساتھ اپنے کاموں کو انجام نہیں دیتا، وقت اسے اس کی منزلوں سے کوسوں دور کردیتا ہے۔ گزرا ہوا وقت کبھی لوٹ کر واپس نہیں آتا۔ اس کا ہمیں ہر حال میں خیال رکھنا چاہیے اور وقت پر اپنے ہر کام کو انجام دینے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ وقت اور دولت دو ایسی چیزیں ہیں جو انسان کے اختیار میں نہیں، وقت انسان کو مجبور اور دولت مغرور بنادیتی ہے۔ قدرت کا نظام بھی ہمیں وقت کی پابندی کا درس دیتا ہے۔ موسم کی تبدیلی اپنے مقررہ وقت پر ہوتی ہے۔ دن اور رات بھی مقررہ وقت پر تبدیل ہوتے ہیں۔ سورج کا طلوع وغروب بھی وقت مقررہ پر ہوتا ہے۔ نماز و روزہ بھی وقت پر ہی ہوا کرتے ہیں، پھر بھی ہم وقت کی پابندی کے ساتھ اپنے روز مرّہ کی زندگی کو نہیں گزارتے۔ اپنے وقت کو فضول اور دنیا کی رنگ رلیوں میں ضائع کرکے وقت گزرنے کے بعد خود کو کوسنے اور پچھتانے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ خصوصی طور پر طالب علموں کو وقت کی پابندی کے ساتھ اپنے تعلیمی سلسلہ کو آگے جاری رکھنا چاہئے تاکہ وہ کامیابی کے ساتھ اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ سکیں۔ وقت کے تعلق سے امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ ”وقت کو پیچھے سے مت پکڑو۔ اسے آگے سے روک کر اس پر قابو پانے کی کوشش کرو۔ وقت خام مسالے کی طرح ہے، جس سے تم جو کچھ بنانا چاہتے ہو بنا سکتے ہو“۔ حضرت حسن بصریؒ وقت کے تعلق سے فرماتے ہیں کہ ”اے ابن آدم! تو کئی دنوں کا مجموعہ ہے، جب ایک دن گزر جائے، تو یوں سمجھ کہ تیرا ایک حصہ بھی گزر گیا۔“

پیارے بچو! آج میں تمھیں وقت کی قدر اور پابندی کرنے اور نہیں کرنے والے دو دوستوں کی حقیقت پر مبنی ایک سبق آموز کہانی سناتا ہوں۔

ملت نگر گاؤں میں دو گہرے دوست نسیم اور

قربان ایک ہی اسکول میں درجہ اوّل سے ایک ساتھ زیرِ تعلیم تھے۔ دونوں ہی پڑھنے میں ذہین تھے۔نسیم گاؤں کے زمیندار حاجی فہیم کا بیٹا تھا جبکہ قربان گاؤں کے غریب کسان شہادت حسین کا بیٹا تھا۔دونوں گھر سے اسکول کے لیے ایک ساتھ نکلتے تھے،لیکن نسیم راستے میں ہی قربان کا ساتھ چھوڑ کر کبھی کھیلنے اور کبھی اِدھر اُدھر گھومنے کے لیے نکل پڑتا۔قربان اسے ہمیشہ کہتا کہ اسکول سے واپس لوٹ کر کھیلنے کے لئے دونوں ساتھ چلیں گے،لیکن نسیم اپنے دوست کی بات کو ان سنی کر دیتا۔نسیم کسی طرح درجہ پنجم تک اپنی پڑھائی جاری رکھ سکا جبکہ قربان اپنے تعلیمی سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اعلیٰ سرکاری عہدے پر فائز ہوکر شہر میں رہائش پذیر ہوگیا۔قربان اپنے دفتری کاموں کی مشغولیت سے کئی سالوں بعد چھٹی کے موقع پر اپنے کنبہ کے ہمراہ اپنے آبائی گاؤں ملت نگر کے مکان میں پہنچا تو گاؤں کے بڑے بوڑھے،نوجوان، بچے اور خواتین نے قربان کے کنبے کا والہانہ استقبال کرتے ہوئے اس کی کامیابی پر مبارکباد اور دعائیں دیں۔ دن بھر قربان کے مکان پر ملنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔اس بھیڑ میں قربان اپنے بچپن کے ساتھی نسیم کو تلاش کرتا رہا اور دل ہی دل میں اپنے بچپن کے ساتھی نسیم کو کوس رہا تھا کہ اتنے دنوں بعد وہ گاؤں میں آیا ہے،گاؤں کا ہر فرد اس سے ملاقات کرنے کو پہنچ رہا ہے،لیکن نسیم اب تک نہیں آیا۔شاید اسے اس کے آنے کی خبر ہی نہ ہو۔اسی درمیان بھیڑ میں نسیم تو نہیں،لیکن اس کی بوڑھی ماں رقیہ بی بی پر نظر پڑی تو وہ فوراً بھیڑ کو چیرتا پھاڑتا وہاں پہنچ کر نسیم کی خیریت دریافت کی تو رقیہ بی بی کی آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب اُمڈ پڑا۔قربان رقیہ بی بی کو ساتھ لے کر اس کے گھر پہنچا جہاں نسیم بستر پر پڑا کراہ رہا تھا۔قربان نے نسیم کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا ’’ دوست گھبراؤ نہیں، سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا‘‘۔قربان کی باتیں سن کر نسیم پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا۔اسے ماضی کی یادیں ستانے لگیں۔نسیم نے اپنے رخسار پر پھیلے ہوئے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے نحیف آواز میں کہا کہ دوست اگر میں تمہاری باتوں پر عمل کرتا اور وقت کی قدر کرتے ہوئے پابندی سے اپنے تعلیمی سلسلہ کو جاری رکھتا تو میری یہ حالت نہیں ہوتی۔

پیارے بچو! وقت ایک قیمتی شے ہے، اس کا استعمال پابندی کے ساتھ کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے اور روز مرّہ کے کاموں کو وقت مقررہ پر ہی انجام دینے کی حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے۔وقت گزرنے کے بعد لوٹ کر نہیں آتا۔ہمیں مندرج بالا واقعے سے سبق لینا چاہئے۔

OO